Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حدیث نمبر (۲۷)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ہوں۔تو اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم دین و دنیا میں میرے بھائی ہو۔یعنی رشتہ میں بھی تم میرے چچا زاد بھائی ہو اور اب عقد مواخات میں بھی میں نے تم کو اپنا بھائی بنایا ہے۔اور قیامت کے دن بھی تم میرے بھائی ہوگے۔مگر یہ بھی یاد رہے کہ اس کے باوجود بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھائی کہہ کر نہ بلایا جب بھی بلایا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی کہہ کر بلایا۔لمحہ فکریہ ہے ان وہابیوں دیوبندیوں کے لئے جو آج یہ کہتے پھرتے ہیں کہ حضور ہمارے بڑے بھائی ہیں، حضور کو بڑا بھائی کہنا چاہیے وغیرہ (نعوذ باللہ) غور کیجئے کہ حضرت علی کو حضور خود کہہ رہے ہیں کہ میں دنیا و آخرت میں تمہارا بھائی ہوں لیکن اس کے باوجود حضرت علی نے حضور کو ادب کی وجہ سے کبھی بھی بھائی کہہ کر نہیں بلایا۔تو آج اس زمانے کے وہابی دیوبندی حضور کو بھائی کہنے والے کس باغ کی مولی ہیں؟ ان کو بھائی کہنے کا حق کیسے ہوسکتا ہے اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جزوی فضیلت بیان کی ہے۔اس سے خلفاء ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی افضلیت کی نفی نہیں ہوتی۔آپ کی فضیلت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بہت سی احادیث وارد ہیں۔

فضائل حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ہدایت یافتہ صحابی)

حدیث نمبر ۲۷۔عن عبدالرحمن بن ابی عمیرة عن النبی صلی اللہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تعالیٰ علیه و آله وسلم انه قال لمعاوية اللهم اجعله هادياً مهدياً و اهدبه۔ (جامع ترمذی، جلد۲، ص۲۲۵، امام ابوعیسیٰ ترمذی)

ترجمہ:۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاویہ کے لیے فرمایا: اے اللہ! اس کو ہادی اور مہدی بنادے اس کے سبب سے ہدایت دے۔

تشریح الحدیث:

مختصر سوانح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا نام معاویہ بن ابی سفیان بن صخر بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے محترم صحابی، کاتب وحی اور تمام مسلمانوں کے روحانی ماموں ہے۔ کیونکہ آپ کی بہن ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں تھیں۔ آپ اعلان نبوت سے پانچ سال پہلے پیدا ہوئے۔ اور پچیس سال کی عمر کو پہنچ کر ۷ ہجری میں اس وقت اسلام قبول کیا جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ کے موقع پر قضا ہونے والے عمرہ کو ادا کرنے کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تھے۔ مگر اسلام قبول کرنے کے بعد آپ نے اپنی والدہ ہندہ بنت عتبہ کے ڈر سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت نہ کی۔ (الاصابہ، جلد۳، ص۴۳۰، حافظ ابن حجر عسقلانی)

اسلام قبول کرنے کے بعد کوہ مروہ کے نزدیک آپؓ نبی کریم صلی اللہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک کاٹنے کا شرف حاصل ہوا۔ ۸ ہجری میں جب مکہ فتح ہوا تو آپ کے والدین اور بڑے بھائی یزید بن سفیان نے اسلام قبول کر لیا تو آپ نے بھی اپنے اسلام کا اظہار کر دیا۔ ۸ ہجری میں آپ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں شرکت کی۔ آپ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں کتابت کے فرائض سرانجام دیتے تھے

(مجمع الزوائد، جلد ۹، ص ۳۵۷)

اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کاتب وحی بھی تھے (البدایہ والنہایہ، جلد ۸، ص ۱۲۱)

آپ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اکثر و بیشتر اپنی بارگاہ میں بلاتے تھے۔ آپ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ایک سو تریسٹھ احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت ابن عباس اور دیگر صحابہ و تابعین نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ (الاصابہ، جلد ۳، ص ۴۳۳)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو لشکر شام کی طرف بھیجا تھا اس میں حضرت معاویہ اور آپ کے بڑے بھائی یزید بن ابی سفیان دونوں شریک تھے۔ آپ کے بھائی کو حضرت ابو بکر نے چوتھائی فوج کا امیر مقرر کیا اور دمشق فتح ہونے کے بعد حضرت ابو بکر نے آپ کے بھائی یزید بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہاں کا گورنر مقرر کیا۔ حدود اسلامیہ میں یہ سب سے پہلے گورنر کا تقرر تھا جس کی سعادت اموی خاندان کو نصیب ہوئی۔ حضرت ابو بکر کے بعد حضرت عمر نے حضرت یزید بن ابوسفیان کو گورنر مقرر رکھا۔ ۱۷ ہجری میں طاعون پھیلا۔ اس بیماری سے حضرت یزید بن ابو سفیان شہید ہو گئے۔ بعض روایات کے مطابق آپ کی شہادت انیس ہجری میں

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فتح قیساریہ کے بعد ہوئی۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی جگہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گورنر مقرر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کا تمام علاقہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحویل میں دے دیا اور حضرت عثمان کی شہادت تک سترہ یا پندرہ برس تک آپ نے شام کے علاقہ میں کامیاب حکومت کی۔ (البدایہ والنہایہ، جلد ۷، ص ۹۵)

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ بہت حسین و جمیل شخص تھے۔ آپ کا قد دراز اور رنگ گورا تھا، ڈاڑھی میں سرخ اور سیاہ رنگ ملا کر خضاب کرتے تھے، انتہائی بردبار، باوقار، فیاض اور عادل تھے۔ (البدایہ والنہایہ، جلد ۸، ص ۱۱۸)

آپ کا دور حکومت تینتالیس سال پر محیط ہے۔ آپ نے جتنے طویل عرصہ تک جس قدر وسیع و عریض علاقہ پر کامیاب حکومت کی ہے وہ آپ کے کسی پیش رو خلیفہ کے حصہ میں نہیں آئی۔ آپ پانچ سال تک حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانے میں دمشق کے گورنر رہے، بارہ سال حضرت عثمان کے زمانہ میں پورے علاقہ شام کے گورنر رہے، چھ سال حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایام خلافت میں حکمران رہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صلح کر لی اور تمام اسلامی ریاست کے پہلے سلطان المسلمین بن گئے۔ آپ کے ایام حکومت میں اسلامی فتوحات مشرق و مغرب میں تیز و تند سیلاب کی طرح بڑھتی جا رہی تھی۔ سلطان المسلمین منتخب ہونے کے بعد آپ نے بیس سال تک حکومت کی اور ۸۲ سال کی عمر گزار کر ۲۲ رجب المرجب ۶۰ ہجری کو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جمعرات کے دن اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ (البدایہ النہایہ جلد ۵، ص ۱۴۳، حافظ ابن کثیر)

آپ نے وفات سے پہلے وصیت کی تھی کہ مجھے اس قمیض میں کفن دیا جائے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے پہنائی تھی۔ اور اس قمیض کی اندرونی جانب میرے جسم کے ساتھ ملا دی جائے اور آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جو تراشیدہ ناخن مبارک تھے ان کو آپ کے آنکھوں اور منہ پر رکھ دیا جائے آپ نے فرمایا: اس طرح کفن دینے کے بعد مجھے الرحم الراحمین کی بارگاہ میں اکیلا چھوڑ دینا۔ (اسد الغابہ، جلد ۴، ص ۳۸۷)

شان علی بزبان معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما):۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضرت معاویہ کے پاس حضرت علی کی شہادت کی خبر پہنچی تو حضرت معاویہ زار و قطار رونے لگے، ان کی اہلیہ نے کہا زندگی میں تو آپ ان سے لڑتے رہے اور شہادت کی خبر سن کر رو رہے ہیں تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: کاش! تمہیں معلوم ہوتا کہ لوگوں نے آج کس قدر عظیم علم و فضل اور فقہ کو کھو دیا ہے۔ (البدایہ و النہایہ، جلد ۸، ص ۱۳۰)

شان معاویہ بزبان علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما):۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب جنگ صفین سے لوٹے تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! معاویہ کی حکومت کو ناپسند نہ کرو، یاد رکھو اگر تم نے معاویہ کو کھو دیا تو تم دیکھو گے کہ لوگوں کے کندھوں سے ان کے سر اس طرح گریں گے جس طرح اندرائن کے پھل گرتے ہیں (مصنف ابن ابی شیبہ، جلد ۸، ص ۷۲۴)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بعض لوگ جنگ جمل اور صفین میں شریک اہل شام کے متعلق نازیبا کلمات کہنے لگے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کے متعلق کلمہ خیر کے سوا کچھ مت کہو۔ (تاریخ مدینہ دمشق، جلد۱، ص۳۲۹)

ایک شخص نے جنگ صفین کے دن کہا: اے اللہ! اہل شام پر لعنت کر تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو ٹوکا اور فرمایا! اہل شام پر لعنت نہ کرو اور یہ تین بار فرمایا: وہاں ابدال ہیں۔ (البدایہ والنہایہ، جلد۸، ص۲۰)

بعض بدعقیدہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ (معاذ اللہ) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باغی تھے۔ خیال رہے کہ یہ بات سراسر غلط ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں باغیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ''فقاتلوا التی تبغی حتیٰ تفیئی الی امر اللہ۔'' (الحجرات: ۹) ''باغی گروہ سے جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف رجوع کرلے''۔ اگر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باغی ہوتے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لازم تھا کہ وہ ان سے مسلسل جنگ کرتے یہاں تک کہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کو مان لیتے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا نہیں کیا بلکہ جنگ بندی کردی اس سے معلوم ہوا کہ جناب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک بھی حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باغی نہیں تھے۔ ورنہ فاتح خیبر اور اسد اللہ الغالب ان سے کبھی بھی جنگ ختم نہ کرتے، بلکہ قرآن کریم کے حکم کے مطابق اخیر دم، تک لڑتے رہتے، یہاں تک کہ یا کامیاب ہو جاتے یا راہ حق میں شہید ہو جاتے۔ قرآن مجید کی اس نص صریح سے ثابت ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہرگز باغی نہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تھے، بلکہ مجتہد تھے۔ اور قرآن مجید کی اس آیت: ''من قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطاناً۔'' جو شخص مظلوماً شہید ہو اس کے ولی کو ہم نے قصاص کا حق دیا ہے۔'' پر عمل کرتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصاص کا مطالبہ کر رہے تھے۔ کیونکہ حضرت عثمان آپ کے خاندان کے شخص تھے۔ ادھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گرد و پیش مالک اشتر، کنانہ بن بشر اور ان کے حامیوں کا زبردست جتھہ تھا اور یہ وہی لوگ تھے جن کے ہاتھ قتل عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رنگین تھے اور ان کی بھاری جمیعت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چاروں طرف تھی۔ ان حالات میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے قصاص عثمان لینا ناممکن تھا۔ بہر حال حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں صحابی اور مجتہد تھے اور آسمان علم و عمل کے آفتاب اور ماہتاب تھے۔ اور بعد کے لوگ جو علم و فہم میں ان کی گرد راہ کے برابر بھی نہیں ہیں ان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان میں سے کسی کو سزاوار قرار دیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل تھے۔ لیکن اس کے ساتھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل بھی اپنی جگہ مسلّم تھے۔ یہ تھے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مختصر سوانح حیات اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام۔ اب ہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہ فضائل بیان کریں گے جو احادیث نبویہ میں وارد ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فضائل کاتب وحی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بزبان حامل وحی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم :۔

ویسے تو قرآن مجید کی جتنی بھی آیات اور احادیث مبارکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فضائل میں وارد ہوئی ہیں۔ ان سب آیات اور احادیث میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بھی شامل ہے کیونکہ آپ بھی صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ نفس صحابیت میں تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ برابر ہیں، مگر جزوی فضائل و درجات میں برابری نہیں ہے۔ جزوی فضائل میں تمام صحابہ ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ ہم یہاں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے وہ فضائل بیان کرنے جارہے ہیں جو جزوی طور پر احادیث نبویہ میں آپ کے لئے وارد ہوئے ہیں: سب سے پہلے ہم نے جو حدیث نمبر ۲۷ نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے فرمایا

(۱) ''اے اللہ! اس کو ہادی اور مہدی بنا دے اور اس کے سبب سے ہدایت دے۔'' خود اندازہ فرمائیں کہ جس کے لئے حضور نے ہدایت کی دعا فرمائی ہو وہ کبھی راہ ہدایت سے بھٹک سکتا ہے؟

(۲) سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''امیر معاویہ میری امت میں سب سے زیادہ حلیم اور جواد ہیں۔ (تطہیر الجنان، ص ۱۲)

(۳) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا: ''میرے راز کا محافظ امیر معاویہ ہے۔ جس نے اس سے محبت کی اس نے نجات پائی۔ جس نے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اس سے بغض رکھا وہ ہلاک ہوا۔ (تطہیر الجنان، ص ۱۳، علامہ ابن حجر مکی)

(۴) ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ اقدس میں تشریف لائے۔ اس وقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ام المومنین ام حبیبہ) کی گود میں سر رکھے ہوئے تھے اور وہ ان کو بوسہ دے رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا تو اس سے محبت کرتی ہے؟ عرض کیا میرا بھائی ہے میں اس سے محبت کیوں نہ کروں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ اور اس کا رسول دونوں اس سے محبت کرتے ہیں۔ (تطہیر الجنان، ص ۱۴)

(۵) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں جبریل امین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ معاویہ سے خیر خواہی کیجئے کیونکہ وہ اللہ کی کتاب پر امین ہیں اور کیا ہی اچھے امین ہیں؟ (مجمع الزوائد، جلد ۹، ص ۳۵۶۔ البدایہ والنہایہ، جلد ۸، ص ۱۲۰)

(۶) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا معاویہ کو میرے پاس بلاؤ۔ جب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم (یعنی صحابہ کرام) اپنے معاملات ان پر پیش کرو۔ اور ان (معاویہ) کو اپنے معاملات پر گواہ بناؤ کیونکہ یہ قوی اور امین ہیں۔ (البدایہ والنہایہ، جلد ۸، ص ۱۲۲)

(۷) امام بن عدی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اے اللہ! معاویہ کو کتاب کا علم عطا فرما اور حساب سکھا اور اس کو عذاب سے بچا (البدایہ والنہایہ، جلد ۸، ص ۱۲۱۔۱۲۰)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۸) امام ابویعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت معاویہ نے دوران خطبہ بیان کیا کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرا رہا تھا، آپ نے سر اقدس اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا تم میرے بعد میری امت پر حکمران ہو گے جب وہ وقت آئے تو ان میں سے نیکوں کو قبول کرنا اور بروں سے درگزر کرنا، میں اس وقت سے حکومت کی امید کرتا رہا حتیٰ کہ میں اس مقام پر پہنچ گیا۔ (مسند ابو یعلیٰ، جلد ۶، ص ۴۴۴)

(۹) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''معاویہ کبھی مغلوب نہ ہوگا'' جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ روایت پہنچی تو آپ نے فرمایا اگر مجھے اس روایت کا پہلے علم ہوتا تو میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کبھی جنگ نہ کرتا۔ (شرح الشفاء، جلد ۳، ص ۱۷، الشیخ ملا علی بن سلطان القاری)

(۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت انس اور حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امین تین ہیں: جبرئیل، میں اور معاویہ (رضی اللہ عنہ)۔ (البدایہ والنہایہ، جلد ۸، ص ۵۱۵)

(۱۱) امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ مبارک میں تھے۔ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا حضور علیہ السلام نے فرمایا دیکھو دروازے پر کون ہے؟ عرض کیا گیا معاویہ ہیں فرمایا انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو۔ جب وہ اندر آئے تو انہوں

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نے اپنے کان پر قلم رکھا ہوا تھا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا معاویہ یہ کان پر قلم کیسا ہے؟ عرض کیا یہ قلم میں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مخصوص کیا ہوا ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم کو نبی کی طرف سے جزائے خیر دے، بخدا میں نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے بغیر تم سے کبھی کچھ نہیں لکھوایا اور میں کوئی چھوٹا یا بڑا کام اللہ کی وحی کے بغیر نہیں کرتا۔ اور اس وقت کیا حال ہوگا جب اللہ تعالیٰ تمہیں قمیص (خلافت) پہنائے گا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اٹھ کر بیٹھ گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ اس (معاویہ) کو قمیص پہنائے گا؟ فرمایا ہاں لیکن اس میں کچھ بری باتیں ہوں گی حضرت ام حبیبہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے لئے دعا فرمایئے، آپ نے فرمایا: اے اللہ اس کو ہدایت دے اور اس کو برے کاموں سے دور رکھ، اور اس کی پہلی اور پچھلی باتوں کی مغفرت فرما۔

(البدایہ والنہایہ، جلد ۸، ص ۵۱۵، حافظ ابن کثیر دمشقی)

(۱۲)۔ حجۃ الوداع کے موقع پر حلق کروانے کے بعد حضور نے خوشبو لگائی، قمیص پہنی اور سارے لوگ احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو گئے۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن حذافہ السہمی کو بھیجا اور فرمایا کہ منیٰ میں جا کر میری طرف سے اعلان کر دے انها ايام أكل و شرب و ذكر الله" یہ کھانے، پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔" پھر ظہر سے پہلے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ کی طرف اپنی ناقہ پر سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ حضور نے اپنے پیچھے حضرت معاویہ بن ابی سفیان کو بٹھایا ہوا تھا اور جا کر طواف افاضہ کیا۔ (ضیاء النبی جلد ۴، ص ۷۶۸)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ان احادیث مبارکہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت زیادہ پیار کرتے تھے۔ اسی لیے تو آپ نے فرمایا کہ معاویہ میرا راز دان ہے۔ جس نے معاویہ سے محبت کی اس نے نجات پائی اور جس نے اس سے بغض رکھا وہ ہلاک ہوا۔ معلوم ہوا کہ جو امیر معاویہ سے بغض رکھتا ہے اس کے خاتمہ بالخیر کے امید نہیں ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے کتنی دعائیں کیں۔ تو حضور کی یہ دعائیں یقیناً قبول ہوئیں۔ حضور نے آپ کو امین کا لقب عطا کیا، آپ کو حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھا کر طواف کیا۔ یہ کتنی بڑی سعادت ہے کوئی اس کا اندازہ لگا سکتا ہے؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت تھی تب ہی آپ نے ان کو اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھایا۔ صرف احقاق حق کے لئے ہم نے یہ چند احادیث مبارکہ نقل کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اہل ایمان کو استقامت اور اہل باطل کو خصوصاً جو سرکار امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بغض رکھتے ہیں ہدایت عطا فرمائے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ سے سچی محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ **اللھم ارنا الحق حقاً و ارزقنا اتباعہ و ارنا الباطل باطلاً و ارزقنا اجتنابہٗ، اللھم ارنا الاشیاء کماھی.**

آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین۔

☆☆☆

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فضائل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(میرے صحابہ کو برا نہ کہو)

حدیث نمبر ۲۷۔ عن ابی سعید ن الخدری قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم لا تسبو اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احدٍ ذھبًا مابلغ مد احدھم و لا نصیفہٗ۔

(صحیح بخاری جلد ۱، ص ۵۱۸، صحیح مسلم، جلد ۲، ص ۳۱۰، جامع ترمذی، جلد ۲، ص ۲۲۶) (سنن ابن ماجہ، ص ۱۵، مشکوٰۃ المصابیح، ص ۵۴۵، مصنف ابن ابی شیبہ، جلد ۱۲ ص ۱۷۵)

ترجمہ:۔

حضرت ابوسعید خدری بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کو برا نہ کہو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی احد (پہاڑ) کے برابر سونا خیرات کرے تو ان کے ایک مد یا آدھے مد غلہ کو خیرات کرنے کو نہ پہنچ سکے گا۔

راوی الحدیث:۔

آپ کا اسم گرامی سعد بن مالک ہے۔ آپ انصاری خدری ہیں۔ ابو سعید آپ کی کنیت ہے اور آپ کنیت پر ہی مشہور ہیں۔ آپ حافظ الحدیث اور کثیر الروایات، عالم و فاضل ہیں۔ آپ نے ۸۴ سال کی عمر میں ۷۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ اور جنت البقیع میں آخری آرامگاہ حاصل کی۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تشریح الحدیث:

صحابی کی تعریف:۔

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں آپ پر ایمان لایا اور اس نے آپ کی حیات ظاہری میں آپ کی صحبت اختیار کی بایں طور کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا یا آپ کی گفتگو سنی یا آپ کے ساتھ سفر یا حضر کی کسی مجلس میں رہا خواہ یہ صحبت ایک لحہ کی ہو اور وہ شخص ایمان پر ہی تادم مرگ قائم رہا حتیٰ کہ ایمان کی حالت میں اس کی موت آئی ہو، وہ شخص صحابی ہے۔(شرح صحیح مسلم سعیدی، جلد ۶، ص ۸۶۱، علامہ غلام رسول سعیدی)

فرزندان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابراہیم، طیب اور طاہر جو بچپن میں ہی وفات پاگئے صحابی نہیں کیونکہ انہوں نے شیر خوارگی میں حضور کو دیکھا جب کہ ہوش نہیں ہوتا اور سیدنا ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نابینا صحابی ہیں کیونکہ وہ بزرگ اگرچہ نابینا ہونے کی وجہ سے حضور کو دیکھ نہ سکے مگر اس صحبت پاک میں تو حاضر ہوئے، اور جو لوگ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفات شریف کے بعد مرتد ہو کر مرے جیسے مسیلمہ کذاب پر ایمان لے آنے والے۔ وہ صحابی نہیں کیونکہ صحابیت میں ایمان پر خاتمہ ہونے کی شرط ہے، البتہ وہ لوگ جو مرتد ہو کر پھر ایمان لے آئے جیسے اشعث بن قیس یا زمانہ صدیقی میں زکوٰۃ کے منکر جو بعد میں تائب ہو گئے وہ اکثر علماء کے نزدیک صحابی ہیں۔

(امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک نظر، ص ۱۶۔۱۵، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تعداد صحابہ کے متعلق اہل سنت کا عقیدہ:۔

اہل سنت و جماعت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد بہ کثرت صحابہ تھے جن کی تعداد ایک لاکھ سے متجاوز تھی، ابتداء عہد رسالت سے لے کر تمام صحابہ ایمان اور اسلام پر قائم رہے اور انہوں نے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بیش بہا قربانیاں دیں، آج دنیا میں قرآن و حدیث جو موجود ہے تو یہ بھی انہی کی تبلیغی کاوشوں کا ثمرہ ہے۔

(شرح صحیح مسلم سعیدی، جلد ۶، ص ۶۲۔۸۶۱)

اسلام میں پیغمبر کے بعد سب سے بڑا درجہ صحابیت کا ہے۔ تمام دنیا کے غوث، قطب، ابدال، محدث وغیرہ صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں کی گرد کے برابر بھی نہیں ہیں۔ جیسے انبیاء اکرام کے مقام و مرتبہ کے درمیان مختلف درجے ہیں اسی طرح صحابہ کرام کے مقامات و مراتب جدا جدا ہیں۔ صحابہ کرام کے متعلق ارشاد ربانی ہے۔

لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل ط اولٰئک اعظم درجۃً من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا و کلا و عد اللہ الحسنیٰ ہ (یونس:۵۷)

تم میں سے وہ لوگ جو فتح مکہ سے پہلے صدقہ اور جہاد کر چکے برابر نہیں۔ یہ بڑے درجہ والے ہیں ان سے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد صدقات دیئے اور جہاد کئے اور اللہ نے ان سب سے جنت کا وعدہ فرمالیا۔

فتح مکہ سے پہلے ایمان لانے والے اور جنگ میں حصہ لینے والے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

دوسروں سے افضل ہیں لیکن جنت کا وعدہ سب کے ساتھ ہے۔کوئی صحابی بھی جہنمی نہیں ہے۔صحابہ کرام کی ایک دوسرے پر فضیلت کے متعلق ہم فضائل ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لکھ چکے ہیں۔جس طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں پر ایمان لانا فرض ہے اور کسی ایک کی بھی توہین کرنا کفر ہے اسی طرح تمام صحابہ کی تعظیم وتوقیر کرنا واجب ہے۔کسی ایک صحابی کی گستاخی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محرومی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی کا باعث ہے۔کوئی صحابی بھی فاسق وفاجر نہیں ہے سارے صحابہ متقی وپرہیزگار ہیں۔اولاً ان سے گناہ سرزد ہوتا ہی نہیں اگر ہو بھی جاے تو ان کو اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔جس طرح اندھیرا اور اجالا جمع نہیں ہو سکتے اسی طرح صحابیت اور فسق وفجور جمع نہیں ہو سکتے۔جس طرح سارے نبی گناہوں سے معصوم ہیں اسی طرح سارے صحابہ فسق وفجور سے مامون اور محفوظ ہیں۔کیونکہ قرآن مجید نے ان کے عادل متقی اور پرہیزگار ہونے کی گواہی دی ہے اور ان سے مغفرت اور جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔صحابہ کرام کے متقی، پرہیزگار، عادل اور جنتی ہونے پر قرآن مجید کی گواہیاں پیش کی جاتی ہیں۔

فضائل صحابہ قرآن کی نظر میں:۔

(۱)و الزمهم كلمة التقوىٰ و كانو احق بها و اهلها:(الفتح:۲۶)

اور اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کا کلمہ ان کے لئے لازم کردیا اور وہ اس کے زیادہ حق دار اور اہل تھے۔

(۲)ان الـذيـن يـغـضـون اصواتهم عند رسول الله اولئک الذين

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

امتحن اللہُ قلوبھم للتقویٰ ہ (الحجرات:۳)

جولوگ اپنی آوازیں اللہ کے رسول کے حضور میں پست رکھتے ہیں یہ وہ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے۔

(۳) اولئک مبرء ون مما یقولون لھم مغفرۃ و رزق کریمٌ۔

یہ ان الزاموں سے بری ہیں جو لوگ کہتے ہیں۔ ان کے لئے بخشش ہے اور اچھی روزی۔

(۴) و کلا و عد اللہُ الحسنیٰ۔ (یونس:۵۷)

اور تمام (صحابہ) سے اللہ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

(۵) اولئک ھم الصادقون۔ (الحجرات:۱۵)

یہ صحابہ سچے ہیں۔

(۶) رضی اللہ عنھم و رضوا عنہُ (البینۃ:۸)

اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔

(۷) و کَرِہَ الیکم الکفر و الفسوق و العصیان (الحجرات:۷)

اور اللہ نے تم سے (اے صحابہ) کفر فسق اور گناہ کو دور کر دیا۔

(۸) و الذین معہٗ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعًا سجدًا۔ (الفتح:۲۹)

اور جو رسول اللہ کے ساتھی ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں آپس میں ایک دوسرے پر مہربان ہیں، تم انہیں رکوع وسجود کرنے والا دیکھو گے۔

(۹) والذین امنو ا و ھاجرو و جاھدوا فی سبیل اللہ وا لذین اٰو و ا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

و نصروا اولئک هم المومنون حقاً لهم مغفرة و رزق کریمٌ (الانفال:۷۴)

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت اور جہاد کیے اور جنہوں نے انہیں جگہ دی اور ان کی مدد کی۔ یہ سب سچے مومن ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور اچھی روزی۔

(۱۰) فان امنو بمثل مآ امنتم به فقد اهتدو ا و ان تولو ا فانما هم في شقاقٍ۔ (البقرة:۱۳۷)

پھر اگر وہ بھی ایسا ہی ایمان لائیں جیسا کہ (اے صحابہ) تم لائے ہو تو وہ ہدایت پا لیں گے

یہ جو قرآن مجید کی آیات ہم نے نقل کی ہیں اس کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت کو بیان کرتی ہیں لیکن اختصار کے پیش نظر ہم نے صرف ۱۰ آیات نقل کرنے پر اکتفاء کیا ہے۔ قرآن کی یہ آیات صحابہ کرام کے متعلق کہہ رہی ہیں کہ تمام صحابہ متقی تھے، عادل تھے، صادق تھے، کفر، فسق اور گناہوں سے دور تھے، اللہ اور رسول کی بارگاہ میں مقبول تھے۔ تمام کی بخشش یقینی ہے، تمام کا جنتی ہونا یقینی ہے اور تمام صحابہ کفار پر سخت اور آپس میں ایک دوسرے پر رحم دل تھے۔ بعض کم فہم لوگ تاریخی واقعات کی آڑ میں آکر صحابہ کرام کو شب و ستم کا نشانہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیے! ایسے تاریخی واقعات جو کسی صحابی کے فسق اور برائی کو ثابت کریں وہ سو فیصد جھوٹ ہیں۔ تاریخ جھوٹی ہو سکتی ہے لیکن رب کائنات کا قرآن جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ تاریخ کا مصنف کوئی آدمی ہے آدمی سے غلطی کا ہونا ممکن ہے لیکن قرآن خود خالق

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کائنات کا کلام ہے جس کی شان یہ ہے "فمن اصدق من اللہ قیلاً ۔(پ۵:۱۵) اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے۔" تاریخ کو جھوٹا کہا جا سکتا ہے لیکن رب کے قرآن کو جھوٹا کہنا ناممکن ہے۔ اسی طرح کسی مؤرخ یا محدث یا راوی کی غلطی مان لینا آسان ہے لیکن کسی صحابی کا فسق و فجور ماننا مشکل ہے کیونکہ کسی بھی صحابی کو فاسق و فاجر ماننے سے قرآن کی تکذیب لازم آئے گی۔

تمام صحابہ کے سینے آپس میں کینہ، بغض وحسد سے بالکل پاک وصاف تھے۔ اس بات کی گواہی خود رب کائنات نے دی ہے کہ" رسول اللہ کے ساتھی کفار پر سخت اور آپس میں رحم دل ہیں"۔ اور جب رب کائنات ان کے بارے میں ارشاد فرمارہے ہیں کہ وہ آپس میں رحم دل ہیں تو پھر صحابہ ایک دوسرے کے دشمن کیسے ہو سکتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان جتنی بھی جنگیں ہوئیں سب اللہ کے لئے تھیں، اپنے نفس کے لئے نہ تھیں۔ ان میں سے بعض کو غلط فہمی ہوئی تھی اور بعض بالکل حق پر تھے۔ اور جن سے جو غلطی ہوئی تھی وہ اجتہادی تھی جو شرعاً حرام نہیں ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے۔" اگر مجتہد جب وہ اجتہاد کرے اور اس کا اجتہاد درست ہو تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر اس نے اپنے اجتہاد میں خطا کی تو بے شک پھر بھی اس کے لئے ایک اجر ہے" (تطہیر الجنان واللسان، ص ۱۵۔ امام ابن حجر)

معلوم ہوا کہ جن صحابہ سے غلطی ہوئی ان کو بھی ایک اجر ملا اور یقیناً ان کی خطا کو بھی اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا۔ یہی وجہ ہے کہ جنگوں کے بعد بھی صحابہ کرام ایک دوسرے کی عزت وتکریم کیا کرتے تھے اس ضمن میں تین واقعات نقل کیے جاتے ہیں۔ ان کو پڑھیے اور صحابہ کرام کی حقانیت کو داد دیجئے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۱) امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جنگ جمل میں شکست دی اور جب حضرت عائشہ کا اونٹ جس پر آپ سوار تھیں گرا دیا گیا تو انہیں گرفتار نہیں کیا بلکہ نہایت احترام وعزت کے ساتھ والدہ محترمہ کا سا ادب فرماتے ہوئے مدینہ منورہ واپس پہنچا دیا، نہ ان کے مال پر قبضہ کیا نہ ان کے کسی سپاہی پر کوئی سختی فرمائی۔ جب خوارج نے آپ پر اعتراض کیا کہ آپ نے دشمن پر قبضہ پا کر اسے چھوڑ کیوں دیا تو آپ نے جواب دیا کہ عائشہ صدیقہ بحکم قرآن ہماری ماں ہیں رب فرماتا ہے:

حرمت علیکم امھا تکم:(النساء:۲۳)

''تم پر تمہاری مائیں حرام کی گئیں

اگر تم حضرت عائشہ کو ماں نہیں مانتے تو کافر اور اگر انہیں ماں جان کر ان کو لونڈی بنا کر رکھنا جائز مانتے ہو تو پھر بھی کافر۔ (صواعق محرقہ)

بتاؤ اگر یہ جنگ نفسانی ہوتی اور امیر المومنین حضرت علی کے دل میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کینہ ہوتا تو اس وقت تلوار کے ایک ہی وار سے کام تمام تھا۔ یہ تلوار کیوں نہ چلی؟ اور کیسے چلتی حق پر جنگ تھی نفس پر نہ تھی۔

رضوان اللہ عنھم اجمعین۔

(۲) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں عین جنگ کے زمانے میں حضرت عقیل ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی حضرت علی کے بھائی امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچ گئے۔ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا بہت ادب واحترام کیا۔ ایک لاکھ روپیہ نذرانہ پیش کیا اور ایک لاکھ روپیہ سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔ اس دوران حضرت عقیل فرمایا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کرتے تھے کہ دین علی کی طرف ہے۔(صواعق محرقہ)

(۳)امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک شاعر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں قصیدہ پڑھا جس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے حد تعریف فرمائی۔امیر معاویہ ہر شعر پر جھوم جھوم کر فرماتے تھے کہ واقعی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے ہی ہیں اور قصیدے کے اختتام پر شاعر کو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سات ہزار اشرفی انعام دیا۔کسی نے پوچھا کہ اے امیر! جب آپ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایسے معتقد ہیں تو پھر ان سے جنگ کیوں کر رہے ہیں۔جواب دیا ''الملک عقیم ''یعنی یہ مذہبی جنگ نہیں۔ملکی معاملات کی جنگ ہے یعنی خون حضرت عثمان کی۔(کتاب الناہیہ)(امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک نظر ص ۲۳۔۲۱،حکیم الامت،مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی)

اس کے علاوہ اور بھی سینکڑوں واقعات ایسے ہیں جن سے صحابہ کرام کی باہمی محبت کا پتا چلتا ہے لیکن ہم نے اختصار کے پیش نظر صرف تین واقعات نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ان واقعات کو پڑھنے کے بعد کوئی بھی انصاف پسند شخص اپنے دل میں بغض صحابہ کو جگہ نہیں دے سکتا،ہاں مگر جس کے دل ودماغ پر گمراہی کی مہر لگ گئی ہو اس کے لئے ہدایت کی کوئی سبیل نہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو دل و جان سے صحابہ کرام سے محبت کرنے اور ان کا ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔اس سے پہلے ہم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فضائل اور ان کی عظمت وشان قرآن مجید کی روشنی میں بیان کی اور اب ہم احادیث نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں صحابہ کرام کے فضائل اور ان کی عظمت وشان بیان کرنے جارہے ہیں پڑھیے اور اپنے دلوں کو نور ایمان سے منور کیجئے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فضائل صحابہ بزبان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم :۔

سب سے پہلے وہ حدیث مبارکہ جو ہم نے حدیث نمبر ۲۷ کے تحت نقل کی ہے۔

(۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کو برا نہ کہو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی احد (پہاڑ) کے برابر سونا خیرات کرے تو ان کے مد غلہ یا آدھا مد غلہ خیرات کرنے کو نہ پہنچ سکے گا۔ (صحیح بخاری، جلد ۱، ص ۵۱۸، صحیح مسلم، جلد ۲، ص ۳۱۰، جامع ترمذی، جلد ۲، ص ۲۲۶)

(سنن ابن ماجہ، ص ۱۵، مشکوۃ المصابیح، ص ۵۴۵، مصنف ابن ابی شیبہ، جلد ۱۲، ص ۱۷۵)

مد ایک کلو اور آدھ پاؤ کا ہوتا ہے۔ یعنی اگر صحابی رسول تقریباً سوا کلو جو یا گندم خیرات کرے، اور کوئی دوسرا مسلمان خواہ وہ غوث ہو یا قطب یا عام مسلمان وہ احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرنے کے باوجود بھی ان کے مقام تک نہیں پہنچ سکتا۔ سبحان اللہ۔ اتنا مقام ہے میرے نبی کے صحابہ کا۔ (رضوان اللہ علیہم)

(۲)۔ حضرت عبد اللہ ابن مغفل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگو! میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو۔ میرے بعد انہیں تنقید کا نشانہ نہ بنانا۔ پس جو ان سے محبت کرے گا وہ میری محبت ہی کی وجہ سے ان سے محبت کرے گا اور جو ان سے عداوت رکھے گا وہ میرے ساتھ عداوت رکھتا ہے اس لیے میرے صحابہ سے عداوت کر رہا ہے۔ جس نے میرے صحابہ کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی اور جس نے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اللہ کو تکلیف دی اللہ تعالیٰ ضرور اس کو عذاب میں گرفتار کرے گا۔ (جامع ترمذی، جلد ۲، ص ۲۲۶، مشکوٰۃ المصابیح، ص ۵۴۲، شفاء شریف اردو، جلد ۲، ص ۷۳)

(۳) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس مسلمان کو آگ نہ چھوئے گی، جس نے مجھے دیکھایا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا۔ (جامع ترمذی، جلد ۲، ص ۲۲۶۔ مشکوٰۃ المصابیح، ص ۵۵۴)

(۴) حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں۔ پس تم کہو تمہارے اس شر پر اللہ کی لعنت۔ (جامع ترمذی، جلد ۲، ص ۲۲۷۔ مشکوٰۃ المصابیح، ص ۵۵۴)

(۵) حضرت عمر بن الخطاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے اختلاف کے متعلق سوال کیا جو میرے بعد ہوگا تو مجھے وحی فرمائی گئی کہ اے محمد تمہارے صحابہ میرے نزدیک آسمان کے تاروں کی طرح ہیں کہ ان کے بعض سے بعض قوی ہیں اور ان میں نور ہے تو جس نے ان کے اختلاف میں سے کچھ لیا جس پر وہ ہیں تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں تو تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پاؤ گے۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۵۵۴)

(۶) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میرے صحابہ کو گالی دی تو اس پر اللہ کی اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کا کوئی فرض و نفل قبول نہ فرمائے گا۔ (حلیۃ الاولیاء، جلد ۷، ص ۱۰۳، مسند الفردوس، جلد ۵، ص ۱۴، شفا شریف اردو، جلد ۲، ص ۷۳)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فضائل صحابہ بزبان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم :۔

سب سے پہلے وہ حدیث مبارکہ جو ہم نے حدیث نمبر ۲۷ کے تحت نقل کی ہے۔

(۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کو برا نہ کہو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی احد (پہاڑ) کے برابر سونا خیرات کرے تو ان کے مد غلہ یا آدھا مد غلہ خیرات کرنے کو نہ پہنچ سکے گا۔ (صحیح بخاری، جلد۱، ص ۵۱۸، صحیح مسلم، جلد۲، ص ۳۱۰، جامع ترمذی، جلد۲، ص ۲۲۶)

(سنن ابن ماجہ، ص ۱۵، مشکوٰۃ المصابیح، ص ۵۴۵، مصنف ابن ابی شیبہ، جلد۱۲، ص ۱۷۵)

مد ایک کلو اور آدھ پاؤ کا ہوتا ہے۔ یعنی اگر صحابی رسول تقریباً سوا کلو جو یا گندم خیرات کرے، اور کوئی دوسرا مسلمان خواہ وہ غوث ہو یا قطب یا عام مسلمان وہ احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرنے کے باوجود بھی ان کے مقام تک نہیں پہنچ سکتا۔ سبحان اللہ۔ اتنا مقام ہے میرے نبی کے صحابہ کا۔ (رضوان اللہ علیہم)

(۲)۔ حضرت عبد اللہ ابن مغفل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگو! میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو۔ میرے بعد انہیں تنقید کا نشانہ نہ بنانا۔ پس جو ان سے محبت کرے گا وہ میری محبت ہی کی وجہ سے ان سے محبت کرے گا اور جو ان سے عداوت رکھے گا وہ میرے ساتھ عداوت رکھتا ہے اس لیے میرے صحابہ سے عداوت کر رہا ہے۔ جس نے میرے صحابہ کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی اور جس نے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اللہ کو تکلیف دی اللہ تعالیٰ ضرور اس کو عذاب میں گرفتار کرے گا۔ (جامع ترمذی، جلد ۲، ص ۲۲۶، مشکوٰۃ المصابیح، ص ۵۵۴، شفاء شریف اردو، جلد ۲، ص ۷۳)

(۳) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس مسلمان کو آگ نہ چھوئے گی، جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا۔ (جامع ترمذی، جلد ۲، ص ۲۲۶۔ مشکوٰۃ المصابیح، ص ۵۵۴)

(۴) حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں۔ پس تم کہو تمہارے اس شر پر اللہ کی لعنت۔ (جامع ترمذی، جلد ۲، ص ۲۲۷۔ مشکوٰۃ المصابیح، ص ۵۵۴)

(۵) حضرت عمر بن الخطاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے اختلاف کے متعلق سوال کیا جو میرے بعد ہوگا تو مجھے وحی فرمائی گئی کہ اے محمد تمہارے صحابہ میرے نزدیک آسمان کے تاروں کی طرح ہیں کہ ان کے بعض سے بعض قوی ہیں اور ان میں نور ہے تو جس نے ان کے اختلاف میں سے کچھ لیا جس پر وہ ہیں تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں تو تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پاؤ گے۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۵۵۴)

(۶) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میرے صحابہ کو گالی دی تو اس پر اللہ کی اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کا کوئی فرض و نفل قبول نہ فرمائے گا۔ (حلیۃ الاولیاء، جلد ۷، ص ۱۰۳، مسند الفردوس، جلد ۵، ص ۱۴، شفا شریف اردو، جلد ۲، ص ۷۳)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۷) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے صحابہ کے بارے میں میری نصیحت کی حفاظت کی تو میں بروز قیامت اس کا محافظ ہوں گا۔ اور فرمایا: جس نے میرے صحابہ کے بارے میں میری نصیحت کی حفاظت کی وہ میرے پاس حوض کوثر پر آئے گا اور جس نے حفاظت نہ کی وہ حوض کوثر پر میرے پاس نہ آئے گا۔ یہی نہیں بلکہ مجھے دیکھ بھی نہ سکے گا مگر یہ کہ وہ مجھ سے بہت دور ہو گا۔ (مجمع الزوائد، جلد ۹، ص ۱۶، شفا شریف اردو، جلد ۲، ص ۷۵، قاضی عیاض مالکی)

(۸) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہ کو گالی نہ دو بلاشبہ آخر زمانہ میں ایک ایسی قوم آئے گی جو میرے صحابہ کو گالی دیں گے۔ تو تم نہ ان پر نماز (جنازہ) پڑھنا نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا اور نہ ان سے شادی بیاہ کرنا اور نہ ان کے ساتھ مجالست کرنا اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرنا۔

(شفا شریف اردو، جلد ۲، ص ۳۹۳، شیخ ابوالفضل قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ)

اختصار کے پیش نظر ہم نے صرف آٹھ احادیث مبارکہ نقل کرنے پر اکتفاء کیا ہے۔ ورنہ ہزاروں احادیث مبارکہ کتب احادیث میں موجود ہیں جن سے صحابہ کرام کی فضیلت پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔

صحابہ کرام کے متعلق رافضیوں (اہل تشیع) کا عقیدہ:۔

کتب شیعہ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت علی اور دیگر اہلبیت کے علاوہ صرف تین صحابہ مومن رہ گئے تھے باقی سب مرتد ہو گئے تھے (العیاذ باللہ)

عن ابی جعفر "ع" قال کان الناس اهل الردة بعد النبی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الا ثلاثة فقلت ومن الثلاثة؟ فقال المقداد بن الاسود، ابو ذر غفاری، سلیمان الفارسی۔ (رجال کشی، ص ۱۲، مطبوعہ کربلا و ایران)

ابو جعفر علیہ السلام بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد تین شخصوں کے سوا سب مرتد ہو گئے تھے، میں نے پوچھا وہ تین کون ہیں؟ انہوں نے کہا مقداد بن اسود، ابوذر غفاری اور سلیمان فارسی۔

ملا باقر مجلسی لکھتے ہیں:

واز امام جعفر صادق منقول است کہ جہنم را ہفت دراست از یک در فرعون وہامان وقارون کہ کنایہ از ابو بکر وعمر وعثمان است دخل مے شوند واز یک در دیگر امیہ دخل شوند کہ مخصوص ایشانست۔ (حق الیقین، ص ۵۰۰، مطبوعہ تہران وایران)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جہنم کے سات دروازے ہیں، ایک دروازے سے داخل ہونے والے فرعون، ہامان اور قارون ہیں یہ ابو بکر، عمر اور عثمان سے کنایہ ہے، اور دوسرے دروازے سے بنو امیہ داخل ہوں گے جو ان کے ساتھ مخصوص ہے۔

واعتقاد ما در برأت آنستکہ بیزاری جویند از بت ہائے چہار گانہ یعنی ابو بکر وعمر وعثمان ومعاویہ وزنان چہار گانہ یعنی عائشہ وحفصہ وہندہ وام الحکم واز جمیع اشیاع واتباع ایشاع وآنکہ ایشاع بدترین خلق خدا یند وآنکہ تمام نمیشو د اقرار بخدا و رسول وائمہ مگر بہ بیزاری از دشمنان ایشاں۔ (حق الیقین، ص ۵۱۹، مطبوعہ تہران وایران)

برأت میں ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ ان چار بتوں سے بیزاری طلب کرتے ہیں، یعنی ابو بکر، عمر، عثمان اور معاویہ سے اور ان کے معتقدوں سے اور پیروکاروں سے اور یہ لوگ اللہ کی مخلوق سے بدتر ہیں اور اللہ، رسول اور ائمہ سے کیا ہوا عہد

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اس وقت تک پورا نہیں ہوگا جب تک کہ ان کے دشمنوں سے بیزاری کا اظہار نہ کیا جائے۔

اختصار کے پیش نظر ہم نے اہل تشیع کی کتب سے صرف تین عبارات نقل کرنے پر اکتفاء کیا ہے۔ ورنہ ان کی کتب میں سینکڑوں عبارات ہیں جن کو نقل کرنے سے قلم بھی لرزنے لگ جاتا ہے۔ نعوذ باللہ ان کے نزدیک تین صحابہ کرام کے علاوہ تمام مرتد ہو گئے تھے (العیاذ باللہ) خلفاء ثلاثہ تمام مخلوق سے بدتر ہیں (العیاذ باللہ) وغیرہ وغیرہ۔ اہل تشیع کی یہ عبارات خالصتاً کفریہ ہیں۔ اب ہم روافض (اہل تشیع) کے متعلق چاروں مسالک کے فقہاء کے نظریات ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔

روافض کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ:۔

محقق علی الاطلاق علامہ کمال الدین ابن ہمام حنفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۶۱ ہجری لکھتے ہیں۔

وفی الروافض ان من فضل علیا علی الثلاثہ فمبتدع و ان انکر خلافۃ الصدیق او عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھو کافر۔

(فتح القدیر، جلد ۱، ص ۳۰۴)

روافض کا حکم یہ ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلفائے ثلاثہ پر فضیلت دیں تو وہ بدعتی ہیں۔ اور اگر وہ حضرت ابوبکر یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا انکار کریں تو وہ کافر ہیں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الرافضی اذا کان یسب الشیخین و یلعنهما و العیاذ باللہ فهو کافر۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد۱،ص ۲۶۴)

رافضی اگر حضرت علی کو (خلفاء ثلاثہ) پر فضیلت دے تو وہ بدعتی ہے اور اگر حضرت ابوبکر کی خلافت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے

علامہ احمد بن محمد طحطاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۲۳۱ ہجری لکھتے ہیں

وان انکر خلافۃ الصدیق کفر۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص ۱۸۱)

اگر اس نے خلافت صدیق کا انکار کیا تو اس کی تکفیر کی جائے گی

روافض کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ:۔

علامہ شیخ یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۶۷۶ ہجری لکھتے ہیں:

و اعلم ان سبّ الصحابۃ حرام من فواحش المحرمات قال القاضی و سب احدهم من المعاصی الکبائر و مذهبنا و مذهب الجمهور انه یعزر ولا یقتل و قال بعض المالکیۃ یقتل۔ (شرح مسلم للنواوی، جلد۲، ص ۳۱۰)

صحابہ کرام کو سبّ (برا) کہنا حرام ہے اور بہت سخت محرمات سے ہے، قاضی عیاض مالکی نے کہا کسی ایک صحابی کو سبّ کرنا بھی گناہ کبیرہ ہے۔ اور ہمارا اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اس کو تعزیز دی جائے گی اور قتل نہیں کیا جائے گا اور بعض مالکیہ کے نزدیک اس کو قتل کیا جائے گا۔

روافض کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ:۔

علامہ ابوعبداللہ دشتانی ابی مالکی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۸۲۸ ہجری لکھتے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ہیں:

واختلف فی حکم من تنقصهم او سبهم فمشهور قول مالک ان فیه الاجتهاد بحسب القول و المقول فیه و لیس له فی الفئ حق و اما یقتل و عن سحنون فیمن قال ذلک فی الخلفاء الاربعة و ینکل فی غیر هم و عنه ایضا انه یقتل فی الجمیع کقول مالک. لم یختلف فی کفر من قال انهم کانو علی ضلالة لانه انکر ماعلم من الدین ضرورة و کذب الله تعالیٰ و رسوله صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم فیما اخبر به عنهم و اختلف هل یستتاب کا المرتد اوالا یستتاب کالز ندیق و ان سبهم بغیر ذلک فان سبهم بما یوجب الحد کالقذف حد اللقذف ثم ینکل التنکیل الشدید با الا هانة و طول السجن ماخلا عائشة رضی الله عنها فانه من قذفها قتل لانه مکذب لما جاء من برأتها فی الکتاب والسنة و اختلف من قذف غیرها من نسائه صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم فقیل یقتل لانه اذی النبی صلی الله تعالیٰ علیه و آله وسلم و قیل یحدثم ینکل علی ما تقدم وان سبهم بغیر ذلک جلد الجلد الشدید قال ابن المسیب و یخلد فی السجن الی ان یموت و عن مالک رضی الله تعالیٰ عنه ان من سبّ عائشة رضی الله عنها یقتل وقد یحمل علی سبها بالقذف. (اکمال اکمال المعلم، جلد ۶، ص ۳۶۱-۳۶۲)

قاضی عیاض مالکی نے کہا ہے کہ صحابہ کی تنقیص اور ان کو سبّ (برا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کہنے) کے حکم میں اختلاف ہے، امام مالک کا مشہور قول یہ ہے کہ سب کے کلمات
اور جس کو سب کیا ہے اس میں غور کیا جائے، اور اس میں رجوع کا حق نہیں ہے،
جس شخص نے کہا کہ صحابہ کفر اور ضلالت پر تھے......ان کے نزدیک اس کو قتل کیا
جائے گا، امام سجنون مالکی نے بھی یہی کہا ہے، اگر اس نے خلفاء اربعہ کو سب کیا
ہو تو اس کو عبرتناک سزا دی جائے گی، امام سجنون سے یہ بھی منقول ہے کہ کسی بھی
صحابی کو سب کرنے کے جرم میں قتل کیا جائے گا۔ جیسا کہ امام مالک کا قول ہے۔
علامہ خطابی مالکی نے یہ کہا ہے: کہ جس نے صحابہ کو گمراہ کہا اس کے کفر میں کوئی
شک نہیں ہے کیونکہ اس نے ضروریات دینیہ کا انکار کیا اور اللہ اور اس کے رسول
کی دی ہوئی خبروں کی تکذیب کی، اس میں اختلاف ہے کہ مرتد کی طرح آیا اس
سے توبہ طلب کی جائے گی یا زندیق کی طرح اس سے توبہ طلب نہ کی جائے گی،
اور اگر کسی شخص نے صحابہ کو گمراہ کہنے کی بجائے کوئی اور برا کلمہ کہا تو اگر اس نے
کوئی کلمہ موجب قذف کہا تو اس پر حد قذف لگائی جائے گی، اور اس کو سخت
عبرتناک اور اہانت آمیز سزا دی جائے گی اور طویل قید کی سزا دی جائے گی۔ ماسوا
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کیونکہ انہیں قذف کرنے والے کو قتل کیا
جائے گا۔ کیونکہ وہ شخص کتاب وسنت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی
برأت کے بیان کا انکار کررہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی باقی
ازواج مطہرات پر قذف کرنے کی سزا میں اختلاف ہے، ایک قول یہ ہے کہ اس
کو قتل کردیا جائے گا کیونکہ اس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایذاء دی ہے،
ایک قول یہ ہے کہ پہلے اس پر حد لگائی جائے گی پھر اس کو سخت عبرتناک اور
توہین آمیز سزا دی جائے گی اور اگر اس نے ان کو سب کیا تو اس کو سخت کوڑے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

لگائے جائیں گے ابن مسیب نے کہا اس کو تادم مرگ قید میں رکھا جائے گا، امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سب کیا اس کو قتل کر دیا جائے گا، ایک قول کے مطابق اس جگہ سب کرنے سے حضرت عائشہ پر قذف کرنا مراد ہے۔

روافض کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ:۔

علامہ موفق الدین عبداللہ بن احمد قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۶۲۰ ہجری لکھتے ہیں:

وقد عرف من مذهب الخوارج تكفير كثير من الصحابة ومن بعدهم و استحلال دمائهم و اموالهم و اعتقادهم التقريب بقتلهم ال ربهم ومع هذا لم يحكم الفقهاء بكفر هم لتاو يلهم و كذلك يخرج فى كل محرم استحل بتاويل مثل هذا و قدروى ان قدامة بن مظعون شرب الخمر مستحلا لها فاقام عمر عليه الحدولم يكفره. (المغنی، جلد ۹، ص ۲۲)

خوارج کا یہ مذہب معروف ہے کہ وہ بکثرت صحابہ اور بعد کے لوگوں کی تکفیر کرتے ہیں اور ان کے قتل اور مال لوٹنے کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ صحابہ وغیرہ کو قتل کرنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا، اس کے باوجود فقہاء نے ان کی تکفیر نہیں کی کیونکہ وہ یہ کام تاویل سے کرتے ہیں اس سے یہ مسئلہ متفرع ہوتا ہے کہ اگر کسی حرام کو تاویل سے حلال کیا جائے تو یہ کفر نہیں ہے، کیونکہ روایت ہے کہ قدامہ بن مظعون نے تاویل سے شراب کو حلال قرار دے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کر پیا تو حضرت عمر نے ان کو حد لگائی اور ان کی تکفیر نہیں کی۔

خلاصۃ الکلام:۔

اس تفصیل سے یہ معلوم ہوا کہ جمہور فقہا احناف اور فقہاء مالکیہ روافض کو سب کرنے کی وجہ سے کافر کہتے ہیں اور فقہاء شافعیہ اور حنبلیہ توقف اختیار کرتے ہیں۔

روافض کی تکفیر کے متعلق امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مفصل فتویٰ:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی ۱۳۴۰ ہجری لکھتے ہی۔'' فتاویٰ ہندیہ جلد ۲، ص ۲۶۴ اور طریقہ محمدیہ اور اس کی شرح حدیقہ ندیہ مطبع مصر جلد اول ص ۲۰۷، ۲۰۸ اور برجندی شرح نقایہ جلد ۴ ص ۳۰ میں ہے''یجب اکفار الروافض لفی قولهم برجعة الاموات الی الدنیا (الی قوله) و هٰؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام و احکامهم احکام المرتدین کذا فی الظهیریه ۔''یعنی رافضیوں کو ان کے عقائد کفریہ کے باعث کافر کہنا واجب ہے۔ یہ لوگ دین سے خارج ہیں ان کے احکام بعینہٖ مرتدین کے احکام ہیں ایسا ہی فتاویٰ ظہیریہ میں ہے''۔ اور مرتد اصلاً صالح وراثت نہیں۔ مسلمان تو مسلمان کسی کافر حتیٰ کہ خود اپنے ہم مذہب مرتد کا ترکہ بھی ہرگز اسے نہیں پہنچ سکتا۔ عالمگیری جلد ۶ ص ۴۵۵ میں ہے۔'' المرتد لا یرث من مسلم ولا من مرتد مثله کذا فی المحیط ''۔ خزانۃ المتقین میں ہے:''المرتد لا یرث من احد لا من المسلم

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ولا من الذمی ولا من مرتد مثلہ۔" اور روافض زمانہ تو ہر گز صرف تبرائی علی العموم منکران ضروریات دین اور بالاجماع، مسلمین یقیناً قطعاً کفار مرتدین ہیں یہاں تک کہ علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے بہت عقائد کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح میں ان کے عالم جاہل مرد عورت چھوٹے بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں۔ (یعنی ان دو صریح کفروں میں)

کفر اول:۔

یہ قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں کوئی کہتا ہے اس میں کچھ سورتیں امیر المومنین عثمان ذو النورین یا دیگر صحابہ یا اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گھٹا دیں۔ کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدل دیے، کوئی کہتا ہے یہ نقص و تبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل ضرور ہے اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت یا نقص یا تبدیل کسی طرح کے تصرف بشری کو دخل مانے یا اسے محتمل جانے بالاجماع کافر مرتد ہے کہ صراحۃً قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے، اللہ عزوجل سورۃ حجر میں فرماتا ہے: "انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔" "بے شک ہم نے اتارا یہ قرآن بے شک بالیقین ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ بیضاوی شریف مطبع لکھنؤ ص ۴۲۸ میں ہے: "لحفظون ای من التحریف و الزیادۃ و النقص۔" جلالین شریف میں ہے: "لحفظون من التبدیل و التحریف و الزیادۃ و النقص۔" یعنی حق تعالیٰ فرماتا ہے "ہم خود اس کے نگہبان ہیں اس لئے کہ کوئی اسے بدل دے یا الٹ پلٹ کر دے یا کچھ بڑھا دے یا کچھ گھٹا دے۔" جمل مطبع مصر جلد ۲ ص ۵۶۱ میں ہے "بخلاف سائر الکتب المنزلۃ فقد دخل

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فیها التحریف و التبدیل بخلاف القرآن فانه محفوظ عن ذٰلک لا یقدر احد من جمیع الخلق الانس و الجن ان یزید فیه او ینقص منه حرفا واحد او کلمة واحده ۔''یعنی'' بخلاف اور آسمانی کتب کے ان میں تحریف وتبدیل نے دخل پایا۔ اور قرآن اس سے محفوظ ہے، تمام مخلوق جن و انس کسی کی جان نہیں کہ اس میں ایک لفظ یا ایک حرف بڑھادیں یا کم کردیں۔''

اللہ تعالیٰ سورۃ حٰمٓ السجدۃ میں فرماتا ہے:''و انہٗ لکتٰب عزیز لایاتیه الباطل من بین یدیه و لامن خَلْفِهٖ تنزیل من حکیم حمید ط''۔''بے شک یہ قرآن شریف معزز کتاب ہے۔ باطل کو اس کی طرف اصلاً راہ نہیں نہ سامنے سے نہ پیچھے سے، یہ اتارا ہوا ہے حکمت والے سراہے ہوئے کا۔'' تفسیر معالم التنزیل شریف بمبئی جلد۴ ص۳۵ میں ہے:''قال قتاده و السدی الباطل هو الشیطان لا یستطیع ان یغیر او یزید فیه اور ینقص منه قال الزجاج معناهٗ انه محفوظ من ان ینقص فیاتیه الباطل من بین یدیه او یزادفیه فیاتیه الباطل من خلفه و علی هذا المعنیٰ الباطل الزیاده و النقصان ''یعنی'' قتادہ سدی مفسرین نے کہا باطل کہ شیطان ہے کچھ گھٹا بڑھا یا بدل نہیں سکتا، زجاج نے کہا باطل کہ زیادت ونقصان ہیں قرآن ان سے محفوظ ہے۔ کچھ کم ہو جائے تو باطل سامنے سے آئے بڑھ جائے تو پس پشت سے اور یہ کتاب ہر طرح باطل سے محفوظ ہے۔ کشف الاسرار امام اجل شیخ عبدالعزیز بخاری شرح اصول امام ہمام فخر الاسلام بزدوی مطبوعہ قسطنطنیہ جلد۳ ص۸۸۔۸۹ میں ہے۔ کان نسخ التلاوة و الحکم جمیعاً جائزا فی حیاة النبی صلی الله تعالیٰ علیه و آله وسلم فاما بعد و فاته فلا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

یجوز قال بعض الرافضة و الملحدة ممن تیسر باظهار الاسلام وهو قاصدًا الی فساده هذا جائز بعد وفاته ایضاً و زعموان فی القرآن کانت ایات فی امامة علی ولی فضائل اهل بیت فکتمها الصحابة فلم تبق باندر اس زمانهم و الدلیل علی بطلان هذا القول قول الله تعالیٰ انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحفظون کذا فی اصول الفقه لشمس الائمة ملتقطا۔" قرآن مجید سے کسی چیز کی تلاوت و حکم دونوں کا منسوخ ہونا زمانۂ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں جائز تھا، بعد وفات اقدس ممکن نہیں بعض لوگ کہ رافضی اور نرے زندیق بظاہر مسلمانی کا نام لے کر اپنا پردہ ڈھانکتے ہیں اور حقیقتاً انہیں اسلام کو تباہ کرنا مقصود ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ بعد وفات والا بھی ممکن ہے وہ بکتے ہیں کہ قرآن میں کچھ آیتیں امامت مولیٰ علی اور فضائل اہل بیت میں تھیں کہ صحابہ نے چھپا ڈالیں جب وہ زمانہ مٹ گیا باقی نہ رہیں اور اس قول کے بطلان پر دلیل خود قرآن عظیم کا ارشاد ہے کہ بے شک ہم نے اتارا یہ قرآن اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں" ایسا ہی امام شمس الائمہ کی کتاب اصول الفقہ میں ہے۔ امام قاضی عیاض، شفا شریف مطبع صدیقی ص ۳۶۴ میں بہت سے یقینی اجماع کے کفر بیان کر کے فرماتے ہیں: "و کذلک من انکر القرآن او حرفا منه او غیر شیئا منه او زادفیه۔" "یعنی اس طرح وہ بھی قطعاً اجماعاً کافر ہے جو قرآن عظیم یا اس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اس میں سے کچھ بدلے یا قرآن میں اس موجود میں کچھ زیادہ بتائے۔ فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مطبع لکھنؤ ص ۶۱۷ میں ہے: "اعلم انی رایت فی مجمع البیان تفسیر الشیعة انه ذهب بعض اصحابهم الی ان

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

القرآن العیاذ باللہ کا زائداً اعلی ھذا المکتوب قد ذھب بتقصیر من الصحابۃ الجامعین العیاذ باللہ لم یختر صاحب ذٰلک التفسیر ھذا القول فمن قال بھذا القول فھو کافر کانکارہٗ الضروری. ''یعنی'' میں نے طبرسی رافضی کی تفسیر مجمع البیان میں دیکھا کہ بعض رافضیوں کے مذہب میں قرآن عظیم معاذ اللہ اس قدر موجود سے زائد تھا جن صحابہ نے قرآن جمع کیا عیاذاً باللہ ان کے قصور سے جاتا رہا، اس مفسر نے یہ قول اختیار نہ کیا جو اس کا قائل ہو کافر ہے کہ ضروریات دین سے منکر ہے۔

کفر دوم:۔

ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیائے سابقین علیہم الصلوات والتحیات سے افضل بناتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے۔ بالاجماع مسلمین کافر بے دین ہے۔ شفاء شریف ص ۳۶۵ میں انہی اجماع کفروں کے بیان میں ہے:'' وکذلک نقطع بتکفیہ ضلاۃ الرافضۃ فی قولھم ان الائمۃ افضل من الانبیاء '''' اور اسی طرح ہم یقینی کافر جانتے ہیں ان رافضیوں کو جو آئمہ کو انبیاء سے افضل بتاتے ہیں۔'' امام اجل نووی کتاب الروضہ میں پھر امام ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام مطبع مصر ص ۴۴ میں کلام شفا نقل فرماتے ہیں اور مقرر رکھتے ہیں، مولانا علی قاری شرح شفا مطبوعہ قسطنطنیہ جلد ۲ ص ۵۲۶ میں فرماتے ہیں ھذا کفر صریح '' یہ کھلا کفر ہے''۔ منح الروض الازہر شرح فقہ اکبر مطبع حنفی ۱۴۶ میں ہے:'' ما نقل عن بعض

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الکرامیة من جواز کون الولی افضل من النبی کفر و ضلالة و الحاد جُھالة۔ "" اور وہ جو بعض کرامیہ سے منقول ہوا کہ جائز ہے کہ ولی نبی سے مرتبہ میں بڑھ جائے یہ کفر و ضلالت و بے دینی و جہالت ہے، شرح مقاصد مطبوعہ قسطنطنیہ جلد۲ ص ۳۰۵ اور طریقہ محمدیہ علامہ برکوی قلمی آخر فصل اول باب ثانی میں ہے: "و اللفظ لھا ان الاجماع منعقد علی ان الانبیاء افضل من الاولیاء۔" "بے شک مسلمانوں کا اجماع قائم ہے اس پر کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اولیائے عظام سے افضل ہیں۔ حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ طبع مصر جلد اول ص ۲۱۵ میں ہے: التفضیل علی نبی تفضل علی کل نبی۔" "کسی کو ایک نبی سے افضل کہنا تمام انبیاء سے افضل بتانا ہے۔" شرح عقائد نسفی مطبع قدیم ص ۱۱۵ پھر طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ ص ۲۱۵ میں ہے "و اللفظ لھما (تفضیل ولی علی النبی) مرسلا کان اولا (کفر و ضلال کیف و ھو تحقیر للبنی) با النسبة الی اولی (و خرق الاجماع) حیث اجمع المسلمون علی فضیلة النبی علی الولی الخ باختصارہ" "ولی کو کسی نبی سے خواہ وہ نبی مرسل ہو یا غیر مرسل افضل بتانا کفر و ضلالت ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس میں ولی کے مقابل نبی کی تحقیر اور اجماع کا رد ہے کہ ولی سے نبی کے افضل ہونے پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہے۔ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد۱ ص ۱۷۵ میں ہے: "النبی افضل من الولی وھو امر مقطوع بہ و القائل بخلافہ کافر لانہ معلوم من الشرع بالضرورة۔" "نبی ولی سے افضل ہے اور یہ یقینی امر ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔" روافض کے مجتہدان حال نے اپنے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فتووں میں ان صریح کفروں کا صاف اقرار کیا ہے، یہ فتویٰ رسالہ تکملہ رد روافض و رسالہ اظہار الحق مطبوعات مطبع صبح صادق سیتاپور ۱۲۹۳ء ۱۸۷۶ء میں مفصل مذکور ہیں جن میں اس مقام کے متعلق یہ الفاظ ہیں:

(فتویٰ ۱: چہ میفر مانید مجتہدین دریں مسئلہ کہ مرتبہ ولی مصطفےٰ علی مرتضےٰ علیہ السلام از سائر انبیاء سابقین علیہم السلام سوائے سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم افضل است یا نہ بینوا وتوجروا۔ الجواب۔ افضل است واللہ یعلم "ہوالعالم" "۱۲۸۳" الراقم میرآغا عفی عنہ فتوی ۲: چہ میفر مانید دریں مسئلہ کہ در کلام مجید جمع کردۂ عثمان تحریف از تخریج آیات مدائح جناب امیر علیہ السلام وغیرہ واقع شدہ یا نہ۔ جواب۔ این امر بر سبیل جزم وقطع ثابت نیست لیکن متحمل ست واللہ یعلم "ہوالعالم ۱۲۸۳" الراقم میرآغا عفی عنہ فتوی ۳: مسئلہ دوم مرتبہ اہلبیت نبوی صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین سائر انبیاء افضل ست یا نہ۔ جواب: البتہ مراتب ائمہ ہدیٰ از سائر انبیاء بلکہ رسولان اول العزم سوائے حضرت خاتم المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ زیادہ بود ورتبہٗ جناب امیر نیز، سید علی محمد ۱۲۶۳" فتوی ۴: مسئلہ ہفتم در قرآن مجید جمع کردہ عثمان تحریف ونقصان واقع شدہ یا نہ۔ جواب۔ تحریف جامع القرآن بلکہ محرق ومحرف قرآن در نظم قرآن یعنی ترتیب آیات از کلام مفسرین فریقین وعنان نظم قرآن مستغنی عن البیان وہمچنین نقصان بعض آیات واردہ در فضیلت اہلبیت علیہم السلام مدلول قرائن بسیار وآثار بے شمار "سید علی محمد ۱۲۶۳"۔)

روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیرو ہوتے ہیں، اگر بفرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کھلے کفروں سے خالی الذہن بھی ہو تو فتوائے مجتہدان کے قبول سے اسے چارہ نہیں اور بفرض باطل یہ بھی مان لیجئے کہ کوئی رافضی ایسا نکلے جو اپنے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مجتہدین کے فتوے بھی نہ مانے تو لا اقل اتنا یقیناً ہوگا کہ ان کفروں کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کو کافر نہ کہے گا بلکہ انہیں اپنے دین کا عالم وپیشوا اور مجتہد ہی جانے گا اور جو کسی کافر منکر ضروریات دین کو کافر نہ مانے خود کافر مرتد ہے۔ شفا شریف ص ۳۶۲ انہیں اجماعی کفرون کے بیان میں ہے: "ولهذا تكفر من لم يكفر من وان بغير ملة المسلمين من الملل او وقف فيهم او شك او صحيح مذهبهم و ان اظهر مع ذلك الاسلام و اعتقده و اعتقد ابطال كل مذهب سواه فهو كافر باظهاره ما اظهر من خلاف ذالك." "ہم اسی واسطے کافر کہتے ہیں ہر اس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے یا ان کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے یا ان کے مذہب کی تصحیح کرے اگرچہ اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان جتاتا اور اسلام کی حقانیت اور اس کے سواہر مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ اس کے خلاف اس اظہر سے کہ کافر کو کافر نہ کہنا خود کافر ہونا ہے" اسی کے ص ۳۲۱ اور فتاوٰی بزازیہ جلد ۳ ص ۳۲۲ اور درر وغرر مطبع مصر جلد اول ص ۳۰۰، اور فتاوٰی خیریہ جلد اول ص ۹۴-۹۵ اور درمختار ص ۳۱۹ اور مجمع الانہر جلد اول ص ۶۱۸ میں ہے: "من شك في كفره و عذابه فقد كفر." "جو اس کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بالیقین خود کافر ہے۔" علمائے اسلام نے خود روافض کے بارے میں بالخصوص اس حکم کی تصریح فرمائی ہے۔ علامہ نوح آفندی و شیخ الاسلام عبداللہ آفندی و علامہ حامد عمادی آفندی مفتی دمشق الشام و علامہ سید ابن عابدین شامی عقود جلد اول ص ۹۲ میں اس سوال کے جواب میں کہ رافضیوں کے باب میں کیا حکم ہے، فرماتے ہیں: "هؤلاء الكفرة جمعوا ابين اصناف الكفر و من توقف في

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کفرهم فهو کافر مثلهم" ۔" یہ کافر طرح طرح کے کفروں کا مجموعہ ہیں جو ان کے کفر میں توقف کرے خود انہی کی طرح کافر ہے۔" علامۃ الوجود مفتی ابو السعود اپنے فتاویٰ پھر علامہ کواکبی شرح فرائد سنیہ پھر علامہ محمد امین الدین شامی تنقیح الحامیہ ص ۹۳ میں فرماتے ہیں: اجمع علماء الاعصار علی ان من شک فی کفرهم کان کافرًا ": "تمام زمانوں کے علماء کا اجماع ہے کہ جو ان رافضیوں کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تنبیہ جلیل:

مسلمانو! اصل مدار ایمان ضروریات دین ہیں اور ضروریات اپنے ذاتی روشن بدیہی ثبوت کے سبب مطلقاً ہر ثبوت سے غنی ہوتے ہیں یہاں تک کہ اگر بالخصوص ان پر کوئی نص قطعی اصلاً نہ ہو جب بھی ان کا یہی حکم رہے گا کہ منکر یقیناً کافر مثلاً عالم بجمیع اجزاء حادث ہونے کی تصریح کسی نص قطعی میں نہ ملے گی غایت کہ آسمان وزمین کا حدوث ارشاد ہوا ہے مگر باجماع مسلمین کسی غیر خدا کو قدیم ماننے والا قطعاً کافر ہے جس کی اسانید فقیر کے رسالہ "مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید" میں مذکور' تو وجہ وہی ہے کہ حدوث جمیع ماسوائے اللہ ضروریات دین سے ہے کہ کسی ثبوت خاص کی حاجت نہیں، اعلام امام ابن حجر ص ۱۷ "ذادا لنووی فی الروضة ان الصواب تقیده بما اذا حجه مجمعا علیه یعلم من دین الاسلام ضرورة سواء کان فیه نص امه" یہی سبب ہے ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں ہوتی اور شک نہیں کہ قرآن عظیم الحمد للہ تعالیٰ شرقاً غرباً قرناً فقرناً تیرہ سو برس سے آج تک مسلمانوں کے ہاتھ میں موجود ومحفوظ ہے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بالاجماع مسلمین بلاکم وکاست وہی تنزیل رب العالمین ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو پہنچائی اور ان کے ہاتھوں میں ان کے ایمان ان کے اعتقاد ان کے اعمال کے لیے چھوڑی، اسی کا ہر نقص وزیادت وتغیر و تحرف سے مصئون ومحفوظ اور اسی کا وعدۂ حقہ صادقہ "انا لہٗ لحافظون" میں مراد وملحوظ ہونا ہی یقیناً ضروریات دین سے ہے نہ یہ کہ قرآن جو تمام جہان کے مسلمانوں کے ہاتھ میں تیرہ سو برس سے آج تک ہے یہ تو نقص وتحریف سے محفوظ نہیں ہاں ایک وہم تراشیدہ صورت ناکشیدہ دندان غول کی خواہر پوشیدہ غار سامرہ میں اصلی قرآن بغل کتمان میں دبائے بیٹھی ہے "انا لہ لحافظون" کا یہی ہے یعنی مسلمانوں سے عمل تو اسی محرف مبدل ناقص ناکمل پر کرائیں گے اور اس اصلی جعلی کو "برائے نہادن چہ سنگ وچہ زر" کی کھو میں چھپائیں گے، بعض ناپاکوں نے اس سے بڑھ کر تاویل نکالی ہے کہ قرآن اگرچہ کتنا ہی بدل جائے مگر علم الٰہی ولوح محفوظ میں تو بدستور باقی ہے، حالانکہ علم الٰہی میں کوئی شے نہیں بدل سکتی پھر قرآن کی کیا خوبی نکلی۔ توریت وانجیل درکنار مہمل سے مہمل ردی سے ردی کوئی تحریر جس میں مصنف کا ایک لفظ ٹھکانے سے نہ رہا بلکہ دنیا سے سراسر معدوم ہوگئی ہو علم الٰہی ولوح محفوظ میں یقیناً بدستور باقی ہے ایسی ناپاک تاویلات ضروریات دین کے مطابق نہ مسموع ہوں نہ ان سے کفر وارتداد اصلاً مدفوع ہوں ان کی حالت یہی ہے جو نیچریہ آسمان کی بلند، جبرئیل وملائکہ کو قوت خیر ابلیس شیاطین کو قوت بدی، حشر ونشر وجنت ونار کو محض روحانی وجسدی بنالیا، قادیانی مرتد نے خاتم النبیین کو افضل المرسلین ایک دوسرے شقی نے نبی بالذات سے بدل دیا۔ ایسی تاویلیں سن لی جائیں تو اسلام وایمان قطعاً درہم برہم ہو جائیں، بت

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

پرست لا الـه الا الله کی تاویل کرلیں گے کہ یہ افضل واعلیٰ میں حصر ہے یعنی خدا کے برابر دوسرا خدا ہے۔ وہ سب دوسروں سے بڑھ کر خدا ہے نہ یہ کہ دوسرا خدا ہی نہیں جیسے ''لافتی الاعلی لا سیف الاذو الفقار.'' وغیرہ محاورات عرب سے روشن ہے، یہ نکتہ ہمیشہ یادر کھنے کا ہے کہ ایسے مرتدان لیام مدعیان اسلام کے مکروہ اوہام سے نجات وشفاء ہے۔و بـالـلـه الـتـوفـيـق و الحمد لله رب العالمین ؎

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے

کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے ان کے ساتھ مناکحت (شادی بیاہ) نہ صرف حرام بلکہ خاص زنا ہے، معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہرالٰہی ہے اگر مرد سنی اور عورت خبیثوں (شیعوں) کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہیں ہوگا محض زنا ہوگا اولا دولدالزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگر چہ اولا دبھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولدالزنا کا باپ کوئی نہیں۔ عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی، کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کوئی حق نہیں ان کے مرد، عالم، جاہل کسی سے میل جول، سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام۔ جوان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے بالا جماع تمام ائمہ دین کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں۔ جو ان کے لئے مذکور ہوئے ہیں۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتوی کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔ (ردالرفضۃ، ص ۶۱۔۷۳، شیخ الاسلام الشاہ امام احمد رضا خان حنفی رحمۃ اللہ علیہ)

(مطبوعہ دارالرضا لاہور پاکستان)

روافض کی تکفیر کے متعلق شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی کا فتویٰ:۔

محقق اسلام مفسر قرآن شارح صحیح مسلم و صحیح بخاری حضرت علامہ شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی حنفی مدظلہ العالی لکھتے ہیں: جو لوگ قرآن مجید میں تحریف کا قول کریں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر قذف کریں، یا حضرت ابو بکر کی صحابیت کا انکار کریں یا حضرت علی کی الوہیت کے قائل ہوں یا ان کو انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دیں، یا یہ کہیں کہ وحی لانے میں حضرت جبرئیل سے غلطی ہوئی، وحی حضرت علی پر لانی تھی وہ غلطی سے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر وحی لے آئے یا جو کسی امتی کو معصوم کہیں اور اس کو نبی پر فضیلت دیں یا جو کہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد تین یا چار کے سوا باقی صحابہ (العیاذ باللہ!) مرتد ہو گئے تھے، ان میں سے ہر ایک قول کرنے والے کا کفر قطعی اور یقینی ہے، اور جو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو سب کرے (یعنی لعنت کرے اور برا کہے) یا ان کی خلافت کا انکار کرے اس کا کفر فقہی ہے، کیونکہ شوافع اور حنابلہ ان کی تکفیر نہیں کرتے، اور فقہاء احناف میں سے بھی ملا علی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

قاری اور علامہ شامی ان کی تکفیر نہیں کرتے اور علامہ ابن ہمام کو بھی اس میں تامل ہے، اور جو لوگ صرف حضرت علی کو خلفاء ثلاثہ پر فضیلت دیتے ہیں وہ اہل بدعت ہیں ان کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ (شرح صحیح مسلم سعیدی، جلد ۶، ص ۱۲۳۵)

شرح صحیح مسلم سعیدی پر ان جید علماء اہلسنت کی تصدیقات موجود ہیں

ابوالحسنات مولانا محمد اشرف سیالوی۔ شرف ملت مولانا عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مفتی شجاعت قادری رحمۃ اللہ علیہ۔ علامہ مفتی محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ۔ علامہ پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن مدظلہ العالی۔ حضرت مولانا مفتی سید حسین الدین شاہ صاحب مدظلہ العالی۔ مولانا محب اللہ نوری صاحبؔ مولانا مفتی محمد خان قادری مدظلہ العالی۔ وغیرہم۔

فضائل اہلبیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

حدیث ۲۹۔ عن جابر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فی حجتہ یوم عرفۃ وھو علیٰ ناقتہ القصوآء یخطب فسمعتہٗ یقول یآیھا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذ تم بہ لن تضلوا کتاب اللّٰہِ و عترتی اھل بیتی۔ (جامع ترمذی، جلد ۲، ص ۲۱۹۔ مشکوۃ المصابیح، ص ۵۶۹) (المعجم الکبیر، رقم الحدیث ۲۶۸۰)

ترجمہ:۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کے حج کے موقع پر دیکھا آپ اپنی اونٹنی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook